مرض اور علاج

احادیث کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

امِ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرض اور علاج

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

مرض اور علاج

اہتمام ________ محمد عبد منیب

قیمت ________ [redacted]-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیة اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل پیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

طب سے مراد	5
صحت کس لیے؟	6
بیماری کے ساتھ دوا کی تخلیق	8
طبیب	10
شافیِ مطلق کون؟	13
دوا کرنے کا حکم	14
بیماری میں صبر اور اس کا اجر	15
تندرستی ہزار نعمت ہے	18
عافیت کی دعا کرنا	19
☆ خصوصی شفا کی حامل اشیاء	20
شہد	20
زمزم	23
کلونجی	24
سنا مکّی اور سنّوت	26
پچھنے لگوانا	28
گائے کا دودھ	32
☆ نبی ﷺ کی تجویز کردہ دوائیں	34
بخار کا علاج	34
بخار جہنم کی آگ سے	
نجات کا باعث	36
بخار میں تلبینہ یا حیس	36
آدھے سر کا درد	37
آنکھ کی بیماریوں کے لیے	38
بینائی تیز کرنے کے لیے	39
گلے پڑنا یا کوا لٹکنا	41
پسلی کا درد	41

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسہال یعنی دست آنا 42
عرق النساء کا علاج 43
تسکینِ دل کے لیے 43
نقاہت کا علاج 43
دبلا پن دور کرنے کے لیے 45
زخم سے بہتا ہوا خون بند کرنے کے لیے 46
زخم اور پھوڑے کا علاج 47
زہر اور جادو کے اثرات سے بچاؤ کے لیے 50
زخم آنے یا کانٹا چبھنے کا علاج 51
☆ متعدی امراض 53
طاعون 55
☆ حرام چیزوں سے علاج 58
حرام جانوروں کا استعمال دوا میں 59
حرام کا استعمال مجبوری میں 59
داغنا 60
☆ پرہیز 64
مصلح چیز کا استعمال 68
بیماری میں عبادات کی تخفیف 69
جسم کو ہلاک کرنے کی ممانعت 69

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طب سے مراد

طب سے مراد جسمانی اور ذہنی بیماریوں کا علاج کرنا ہے۔ یہ جسمِ انسانی کی ساخت، تشریح، اعضا کے افعال و وظائف، مزاج کی کیفیت، صحت اور تندرستی کے ذرائع، مثلاً نباتات و معدنیات، آب و ہوا وغیرہ سے تفصیلی بحث کرتا ہے۔

طب ایک شریف و لطیف فن ہے جو پہلے انسان کے ساتھ ہی معرضِ وجود میں آ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان آدم علیہ السلام کو حلال و حرام کی تمیز بتا کر طبِ روحانی کے ساتھ ساتھ طبِ جسمانی کا علم بھی بتا دیا، کیوں کہ حلال غذا اور حلال کمائی سے جسم تندرست رہتا ہے، اگر کبھی بیماری آ بھی جائے تو وہ بیماری صحت ہی کا کام کرتی ہے کیوں کہ ایسی بیماری جس میں صبر و شکر کیا جائے، روزِ قیامت یا تو بلندیِ درجات کا سبب بنے گی یا کفّارہِ سیئات کا باعث۔ گویا حلال غذا سے جو صحت حاصل ہوگی، وہ آخرت کی زندگی کی صحت و سلامتی کی بھی ضامن ہے۔

اس کے برعکس حرام غذا اور حرام کمائی سے جسم اور روح کو مہلک اور خبیث بیماریاں گھن کی طرح چمٹ جاتی ہیں اور ان بیماریوں کے ناسور جہنم میں بھی پیپ اور کچ لہو بن کر مستقل جسم سے رِستے رہیں گے۔ جب کہ جہنم کی آگ اس پر مستزاد ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت کس لیے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لیے پیدا کیا۔ عبادت صحت مند روح اور تندرست جسم کے ساتھ ہی کی جاسکتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ انسان صحت مند رہنے اور صحت مندی کی طرف لے جانے والے ذرائع سے واقف ہو۔

عبادت کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں: ① قلب کی یک سوئی تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر روح مرتکز کی جاسکے اگر جسم تندرست نہ ہو تو دل کا مرتکز ہونا محال ہے۔

② جسم میں نشاط اور چستی تاکہ نماز کے وقت سخت گرمی یا سخت سردی کی پروا کیے بغیر مسجد کی طرف جاسکیں۔ جہاد میں شامل ہونے کے لیے جسم کی ناسازی یا کمزوری کا کوئی عذر رکاوٹ نہ بن سکے۔ حقوق العباد کے لیے بدن سرگرمِ عمل رہے۔ رزقِ حلال کمانے کے لیے ہر قسم کی محنت اور مشقت برداشت کرنا ممکن ہو۔ مرد و عورت پر اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں معاشرتی حوالے سے عائد کی ہیں انہیں انجام دینے کے لیے اعضائے بدنی چاق و چوبند رہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی مریض کی تیمارداری کے لیے آئے تو ان الفاظ میں دعا کرے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُلَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ اِلٰی صَلٰوۃٍ ...... (اَوْ جَنَازَۃٍ)

اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے، تا کہ تیرے دشمن کا مقابلہ کرے یا تیری رضامندی کی خاطر نماز کے لیے جائے (ایک روایت میں ہے کہ نماز جنازہ کی طرف جائے)۔" (ابوداوَد:۳۱۰۷۔ احمد:۲/۱۷۲۔ حاکم:۱/۳۴۴۔ ابن حبان:۴/۲۹۷)

عبادت کے لیے صحت اور عقل دونوں اہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے مضرِ صحت اور مضرِ عقل چیزوں کو حرام اور خبیث قرار دے کر مسلمان کے لیے ان کا استعمال ممنوع قرار دے دیا۔

چنانچہ شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء عقل کو ڈھانپ لیتی ہیں لہٰذا انہیں حرام قرار دیا۔ جوا، تصویر سازی، لہو ولعب وغیرہ ربِّ کریم سے غافل کر دیتے ہیں لہٰذا ان کو بھی حرام قرار دے دیا۔

بعض نباتات یا اکثر جانوروں کا گوشت انسانی صحت اور عقل کے لیے انتہائی مضر ہے مثلاً تمباکو، کوکین، حشیش، بھنگ، درندوں کا گوشت اور حشرات الارض وغیرہ۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: تمباکو ایک نشہ مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

بعض چیزیں زہریلی ہیں مثلاً سنکھیا لہٰذا ان کا استعمال بھی حرام قرار پایا۔

لیکن جن نباتات اور حیوانی گوشت، انڈے وغیرہ کو انسانی جسم استعمال کر کے غذائی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے ان کا استعمال جائز قرار دیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری کے ساتھ دوا کی تخلیق

اللہ تعالیٰ اس کائنات کی ہر چیز کا خالق ہے۔اس نے تمام چیزوں میں خیر اور شر دونوں پہلو رکھ دیے۔ وہ اپنی حکمت کے تحت کبھی کسی چیز سے خیر کو ظاہر کرتا ہے اور کبھی کسی چیز سے شر کو ظاہر کرتا ہے۔بعض اوقات انسانی نظر میں کوئی چیز شر ہوتی ہے لیکن کچھ عرصے بعد پتا چلتا ہے کہ وہ چیز شر نہیں خیر تھی ۔کیوں کہ اس کے نتائج دیر سے سامنے آتے ہیں۔

اللہ نے بعض چیزیں جو انسانی استعمال اور اختیار میں دی ہیں ان کے خیر اور شر کا استعمال انسان کے فعل واختیار میں بھی رکھا ہے مثلاً آگ سے اکثر لوگ خیر یعنی نفع کا کام لیتے ہیں لیکن بعض لوگ اسے شر وفساد کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانی مزاج کے لیے مختلف چیزوں کے اثرات مختلف رکھے ہیں۔گو ہر چیز کا اپنا اثر ایک ہی ہے۔مثلاً ایک شخص کا مزاج سرد ہے اسے گرم چیز فائدہ دیتی ہے لیکن ایک شخص گرم مزاج کا ہے تو اسے گرم چیز نقصان پہنچاتی ہے۔

مختلف چیزوں کے کھانے سے یا آب وہوا کی تبدیلی سے انسانی جسم کی صحت بعض اوقات خراب ہو جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے جڑی بوٹیوں اور دیگر مختلف چیزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ خواص رکھے ہیں کہ وہ اس خرابی صحت کو درست کر کے شفایاب کر سکیں لیکن یہ تبھی ممکن ہوتا ہے جب کہ طبیب کی تشخیص درست ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو مرض پیدا کیا اس کی شفا بھی نازل کی۔'' (بخاری: ۵۶۷۸)

صحیح مسلم میں ہے کہ ہر مرض کی دوا ہے جب کسی مرض کی دوا اس کے مطابق ہو جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔ (مسلم: ۲۲۰۴)

رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد یوں بیان کیا گیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نہیں بنائی جس کی دوا نہ پیدا کی ہو سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے۔'' (ابو داؤد: ۳۸۵۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبیب

وہ محترم شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نباتات، معدنیات اور مائع وگیس چیزوں کے خواص جاننے اور انہیں مختلف شکلوں میں کیمیائی عمل کے ذریعے تبدیل کر کے انہیں انسانی جسم کے لیے مفید و کار آمد بنانے کے کھوج میں لگا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنے بھی انبیاء و رسل بھیجے وہ طبیبِ روحانی تھے اور طبیبِ جسمانی بھی۔ طب کی تمام مبادیات انہی محترم و مقدس ہستیوں سے دنیا میں متعارف ہوئیں۔

انبیائے کرام نے فطرت سے قریب رہ کر نباتات اور حیوانی غذاؤں کو سادہ اور فطری حالت میں استعمال کیا اور اپنے اصحاب کو بھی اسی روش پر ڈالا۔ غذا میں تکلیف اور تکلف اٹھا کر اسے پکانے بنانے اور کھانے کا اہتمام اہلِ دنیا کا شیوہ رہا ہے۔ انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد گمراہ انسانوں کو راہِ راست پر لانا تھا، اس لیے انہوں نے تمام فنون کی مبادیات کا وہ علم تو دیا جس کا تعلق راہِ راست سے تھا لیکن اس کی تشریحات اور تفصیلات سے انہوں نے صرفِ نظر کیا، چنانچہ انبیاء کے پیرو کاروں نے انبیاء کے ہی عطا کردہ اصول و مبادی کی روشنی میں ان فنون پر تحقیق کی اور انہیں دنیا بھر کے لوگوں کے لیے کار آمد بنا کر عام کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جو بد بخت انسان انبیاء کے منکر تھے یا دائرۂ عبدیت ہی سے خارج ہو گئے انہوں نے ان فنون میں حرام کی جی کھول کر آمیزش کی اور شیطان کی پیروی کرتے ہوئے لوگوں کو ان فنون کے ذریعے سے حرام میں پھنسانے کے لیے سرگرم رہے اور آج بھی ہیں۔

اپنے آپ کو طبیب کہلوانے اور طبیب کے طور پر پیش کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ فنِ طب میں ضروری مہارت حاصل کی جائے ورنہ یہ علمی دھوکہ بھی ہے اور عوام کی جان سے کھیلنے کا مذموم گناہ بھی۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تطيَّبَ ولمْ يُعلم منهُ طبٌّ قبلَ ذالك فهو ضامنٌ.

''جو شخص علاج کرے حالانکہ اس سے پہلے وہ طبیب کے طور پر معروف نہ ہو تو وہ ذمہ دار ہے۔'' (ابنِ ماجہ: ۳۴۶۶۔ حسن عند الالبانی۔ السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۶۳۵)

لہٰذا اگر طب سے نابلد اور مہارت حاصل کیے بغیر کسی نے علاج کیا اور اس کی وجہ سے مریض کو جانی نقصان پہنچ گیا تو وہ طبیب اس مریض کی ہلاکت کا ذمہ دار قرار پائے گا۔

ایک طبیب کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل صلاحیتوں سے بہرہ مند ہو۔

☆ بیماری کی نوعیت جاننے کی سوجھ بوجھ

☆ بیماری کا سبب معلوم کرنا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مریض کی قوتِ مدافعت معلوم کرنا
☆ مریض کی طبعی حالت جاننا کہ وہ گرم مزاج ہے یا خشک یا تر یا سرد مزاج
☆ دوا تجویز کرتے وقت موسم کا لحاظ رکھنا
☆ علاقے کی آب وہوا کا خیال رکھنا
☆ دوا کی قوت اور تاثیر کا علم ہونا
☆ دوا کے مضر اثرات سے واقف ہونا
☆ حلال دوا سے علاج کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافیِ مطلق کون

دنیا کی تمام چیزوں کو وجود، تاثیر اور ان تاثیرات کا علم سب اللہ ہی کا عطا کردہ ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق جب دوا مرض کے مطابق ہوتی اور اللہ کا حکم ہو تو شفا بھی ہو جاتی ہے اور اگر اس کا حکم نہ ہو تو شفا نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی دوا ایک ہی قسم کے مریضوں کو دی جاتی ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ ہر مریض اس دوا سے صحت یاب ہوا ہو۔

دراصل شافیِ مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اسی لیے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی پہچان کرواتے ہوئے فرمایا:

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ. (الشعرا:۸۰)

''جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ ہی مجھے شفا عطا کرتا ہے۔''

وہ حدیث جس میں ایک لڑکے کا ذکر ہے کہ اسے جادوگر کے پاس جادو سیکھنے کے لیے بادشاہ بھیجا کرتا تھا لیکن وہ بچہ راستے میں راہب کے پاس بیٹھتا اور اس سے توحید کے متعلق پوچھتا تھا۔ جب اسی لڑکے کی دعا سے نابینا وزیر بینا ہو گیا تو اس نے بادشاہ کے پوچھنے پر کہا:

میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ ہی دیتا ہے۔ (صحیح مسلم:۳۰۰۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوا کرنے کا حکم

اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایسے بیٹھے تھے جیسے پرندے سروں پر بیٹھے ہوں۔ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ ادھر ادھر سے کچھ بدوی لوگ آئے۔ انہوں نے سوال کیا: کیا ہم دوا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَداوَوْا فانّ اللّٰه تعالیٰ لَمْ یضعْ داءٌ اِلّا وضَع له دواءٌ غَیرَ داءٍ واحدٍ: الھَرَم

''دوا کیا کرو، بے شک اللہ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کی دوا بھی پیدا کی ہے۔ سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔'' (ابوداود، کتاب الطب: ۳۸۵۵۔ احمد: ۴/ ۲۷۸۔ النسائی سنن الکبریٰ: ۷۵۵۳۔ ابن ماجہ: ۳۴۳۶)

اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پتا چلتا ہے کہ کسی بیماری کی صورت میں دوا کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ اللہ کی عطا کردہ صحت حاصل کرنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ جس طرح بھوک لگی ہو تو اس کا علاج کھانا کھانا ہے اسی طرح جب طبیعت ناساز ہو تو دوا کرنا جسم کی ضرورت ہے۔ گویا دوا کھانے ہی کی طرح انسانی جسم کی ایک ضرورت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری میں صبر اور اس کا اجر

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ آپ کو شدید بخار تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو سخت بخار ہے، اس لیے کہ آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے، اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

(بخاری، کتاب المرضیٰ: ۵۶۷۷۔ مسلم: ۶۵۰۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يصيبُ منهُ

”جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے (آخرت میں اس کے لیے بڑے درجے رکھنے کے لیے) اس پر مصیبت ڈال دیتا ہے۔“ (بخاری، کتاب المرضیٰ: ۵۶۴۵)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مـامِنْ مصيبةٍ تُصيبُ المسلِمِ اِلّا كفّر اللّٰهُ بِها عنهُ حتّى الشّوكةِ يُشاكُها. (بخاری، کتاب المرضیٰ: ۵۶۴۰)

”مسلمان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے گناہ مٹا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اس کے بدن میں چُبھے۔“

عطا بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: ضرور۔ فرمایا: یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اللہ سے دعا کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تیری مرضی ہو تو صبر کر تجھے جنت ملے گی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں، اللہ تجھے صحت دے گا، اس نے کہا، میں صبر کرتی ہوں، مگر میرا ستر کھل جاتا ہے۔ دعا کیجیے (کہ دورے کے وقت) میرا ستر نہ کھلا کرے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کردی۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ ایک مسلمان کو جتنی بھی اذیت، مصیبت اور کوئی آفت یا نقصان لاحق ہوتا ہے اس پر اس کا اجر لکھا جاتا ہے اور اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں بشرطیکہ وہ اس مصیبت پر ایسا صبر کرے جیسا صبر کرنے کا حق ہے۔ مصیبت یا اذیت کی بہت سی صورتیں ہیں: مثلاً

☆ قریبی عزیزوں کا اپنے سامنے اس دنیا سے چلے جانا
☆ کسی قریبی عزیز کا مہلک اور معذور بنا دینے والی بیماری میں مبتلا ہو جانا۔
☆ مالی خسارہ ہو جانا
☆ فصل تباہ ہو جانا
☆ گھر یا کسی دیگر اثاثے کو آگ لگ جانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جانوروں کا مر جانا
☆ کاروبار میں گھاٹا ہو جانا
☆ اولاد نہ ہونا
☆ خود کسی مہلک یا طویل بیماری میں مبتلا ہو جانا
☆ راہِ حق میں دشمن کے ساتھ مقابلہ پیش آنا
☆ رشتہ داروں کا حسنِ سلوک کے باوجود تنگ کرنا یا برا بھلا کہنا
☆ پڑوسیوں کے ہاتھوں کوئی تکلیف پہنچنا
☆ اولاد کا نافرمان ہونا
☆ اچانک کوئی حادثہ ہو جانا
☆ دین پر عمل کرنے کی وجہ سے مزاحمت پیش آنا
☆ کوئی چیز گم ہو جانا
☆ کوئی چیز رکھ کر بھول جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صبر وہ ہے جو صدمے کی پہلی چوٹ پر کیا جائے۔'' (بخاری:۱۵۴،۷۱۲۵۲)

لہٰذا جب کسی مصیبت یا نقصان کی خبر پہنچے یا اذیت سے جسم اور دل دوچار ہو، اس وقت اپنے آپ کو اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے پر آمادہ کر لینے کا نام صبر ہے۔

بعض لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم صبر کرتے ہیں اور ہم راضی برضا ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان کی حرکات اور باتیں ان کے اس گمان کی نفی کر رہی ہوتی ہیں۔ مثلاً:
مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنا، بین کرنا، چیخنا چلانا، کسی پہلو قرار نہ آنا، اذیت پہنچانے والے کو کوسنا، یا اس پر دانت پیسنا، نہانے دھونے، نئے کپڑے پہننے سے گریز کرنا، جس شخص پر گمان ہے کہ اس نے مجھے تکلیف یا نقصان پہنچایا ہے اس کی مدد سے ہاتھ روک لینا، اس سے حسنِ سلوک نہ کرنا یا اس سے بات چیت ترک کر دینا۔ یہ کہنا کہ آفات نے ہمارا گھر دیکھ لیا ہے۔ ہائے! اب میرا کیا بنے گا؟ نہ معلوم موت کب آئے گی، اس حالت سے تو مر جانا بہتر ہے وغیرہ۔

تندرستی ہزار نعمت ہے:

اردو زبان کا یہ ایک محاورہ ہے جو حقیقت میں بھی سچ ہے۔ دراصل تندرستی سے ہی انسان عبادت کر سکتا ہے اور تندرستی سے ہی معاشرتی تعلقات نباہ سکتا ہے، تندرستی ہی سے حسنِ معاملہ کر سکتا ہے اور تندرستی ہی سے زندگی کا حقیقی لطف اٹھا سکتا ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ زبان کے چٹخارے اور نفس کی چاہت کی خاطر اکثر لوگ خوراک میں بے اعتدالی اختیار کر کے بیماری مول لیتے ہیں۔

دورِ حاضر میں تو منہ اور پیٹ کا یہ دھندا کچھ زیادہ ہی چل نکلا ہے۔ بار بار کھانا اور کھانے کے لیے کھاتے ہی چلے جانا، اپنا کثیر مال کھانے پر خرچ کر کے اسے خارج اور ہضم کرنے کے لیے کھٹی بوتلوں کا سہارا لینا ایک عام بات ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نِعمتانِ مغبونٌ فِیهِما کثیرٌ مِنَ الناس: الصحةُ والفراغ.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ فریب کھاتے ہیں (نقصان اٹھاتے ہیں اور ان کی قدر نہیں کرتے) ایک صحت اور دوسرے فراغت۔ (بخاری: ۶۴۱۲)

صحت کی قدر یہ ہے کہ اسے بحالہٖ قائم رہنے دیا جائے اور بد پرہیزی کر کے یا اعتدال سے زیادہ یا مزاج کے خلاف کھا کر اسے خراب نہ کیا جائے۔ نیند، آرام اور معمولات کو ایک ایسی معقول حد میں رکھا جائے کہ صحت بگڑے نہیں بلکہ قائم رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"روزِ قیامت سب سے پہلے بندے سے عطا کردہ نعمت کے متعلق سوال کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ کیا ہم نے تمہارے جسم کو تندرست نہیں بنایا تھا اور (ٹھنڈے پانی) سے تمہیں سیراب نہیں کیا تھا؟"

(ترمذی، کتاب التفسیر: ۳۳۵۸۔ ابنِ حبان: ۲۵۸۵)

اس سے پتا چلتا ہے کہ روزِ قیامت ہمیں اپنی صحت کا بھی حساب دینا ہوگا۔

عافیت کی دعا کرنا:

انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے صحت اور عافیت کی دعا کرتا رہے کہ کسی بھی مشکل وقت سے، بیماری سے، تنگی و تکلیف سے اسے محفوظ رکھے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار لوگوں کے پاس سے گزرے اور پوچھا: آیا یہ لوگ صحت و عافیت کا (اللہ سے) سوال نہیں کیا کرتے تھے؟ (السلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢١٩٧)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصی شفا کی حامل اشیاء

شہد:

اللہ تعالیٰ نے شہد کے متعلق فرمایا:

وَ اَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ. ثُمَّ کُلِیْ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُکِیْ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلاً یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. (النحل:۶۹،۶۸)

''اور حکم بھیجا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو کہ وہ بنائے پہاڑوں میں گھر اور درختوں میں جہاں چھتریاں ڈالتے ہیں۔ پھر ہر طرح کے میووں سے کھا، پھر اپنے رب کی صاف راہوں پر چل، اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے، بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے نشانی بھی ہے۔''

شہد کی مکھی تمام حشرات میں سے خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ مختلف درختوں کے پتوں، پھولوں اور میٹھی چیزوں پر بیٹھ کر ان کا رس چوستی ہے۔ اس رس کو اپنے منہ کے لعاب کی صورت میں جب باہر نکالتی ہے تو وہ سیال گاڑھے شیریں مادے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ شہد کی مکھی اس شیریں مادے کو اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھتے میں اس نفاست اور حفاظت سے رکھتی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

شہد کئی رنگ کا ہوتا ہے، پیلا، بھورا، لال وغیرہ۔ گو بنیادی طور پر اس کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے لیکن جس درخت یا پھل سے مکھی نے زیادہ تر رس چوسا ہوتا ہے اس کے رنگ، بو اور ذائقے کا اثر بھی اس میں پایا جاتا ہے۔

دورِ قدیم میں مدتوں شہد شکر، چینی وغیرہ کی جگہ استعمال ہوتا رہا ہے۔ مختلف کھانوں کو اسی سے میٹھا بنایا جاتا تھا۔ ''رسول اللہ ﷺ کو بھی شہد اور میٹھا پسند تھا۔''

(بخاری، کتاب الطب: ۵۶۸۲، ۵۴۳۱، ۴۹۱۲)

شہد کے طبی فوائد:

☆ شہد میں اگر کوئی کیڑا پڑ جائے تو وہ اس سے چپک کر مر جاتا ہے۔

☆ اسی لیے یہ جراثیم کش ہے۔

☆ اطباء زمانہ قدیم سے دوائیوں کو محفوظ رکھنے کے لیے اسے استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں۔ دنیائے طب میں جوارش، اطریفل، لعوق، خمیرے اور بعض شربتوں کا یہ لازمی جزو ہے۔

☆ شہد کسی دوسری چیز کو اپنے اندر جذب نہیں ہونے دیتا۔

☆ پھوڑے، پھنسی اور جلدی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔

☆ پیٹ کے امراض کے لیے تیر بہدف ہے۔

☆ بالوں میں لگانے سے جوئیں اور لیکھیں مر جاتی ہیں۔

☆ بال لمبے کرتا اور ان کی چمک میں اضافہ کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ غذاؤں کو محفوظ رکھنے کے لیے بھی شہد استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سبزیاں، پھل وغیرہ خصوصاً کھجوروں کو عرصہ تک خراب ہونے سے بچاتا ہے۔

☆ یہ ایک ایسی میٹھی غذا ہے جس کے زیادہ بھی کھا لینے سے شوگر نہیں ہوتی بشرطیکہ پہلے سے شوگر کا مرض لاحق نہ ہو۔

☆ صحت کی بحالی اور کمزوری دور کرنے کا یہ بہترین نسخہ ہے۔

☆ سانس کی بیماری میں پانی گرم کر کے قہوہ بنا کر پینے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔

☆ بلغمی امراض میں مفید ہے۔

☆ زخم یا پھوڑے پر لگانے کے بعد زخم کا نشان باقی نہیں رہتا۔

☆ جلی ہوئی جگہ پر لگانے سے چھالا نہیں بنتا۔

☆ دانت درد ہو خصوصاً دانتوں کو کیڑا لگا ہوا ہو تو شہد میں سرکہ ملا کر لگانے سے سکون ملتا ہے۔

☆ اگر آنکھ میں کوئی تنکا یا غبار یا کوئی کیڑا وغیرہ پڑ جائے تو شہد کا قطرہ آنکھ میں ڈالنے سے آنکھ صاف ہو جاتی ہے اور آنکھ میں پڑی ہوئی چیز باہر آ جاتی ہے۔

☆ شہد آنکھ میں ڈالنے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔

☆ پیٹ کی ہر بیماری، دست، قے، پیچش، قبض وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

☆ اگر پھوڑے میں پیپ پڑ جائے یا پھوڑے کا منہ بن جائے لیکن پیپ خارج نہ ہو رہی ہو تو شہد اور سرکہ باہم ملا کر لگانے سے پیپ پک کر خود بخود باہر نکلنے لگتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ شہد سدے کھولتا ہے۔

☆ بلغم کو خارج کرتا ہے۔

☆ ردی رطوبت کو رفع کرتا ہے۔

☆ پیشاب اور حیض جاری کرتا ہے۔

☆ ماں کا دودھ جاری کرتا ہے۔

☆ مثانہ اور گردہ کی پتھری کو توڑتا ہے۔

☆ بلغمی مزاج والوں کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔

زمزم:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ماءُ زمزمَ لِما شُرِب له‘‘ .

’’زمزم کا پانی جس (نیت اور مقصد) کے لیے پیا جائے اسی کے لیے موثر ہو جاتا ہے۔‘‘ (ابنِ ماجہ، کتاب المناسک: ۳۰۶۲)

لہٰذا جو شخص کسی بیماری سے شفا کے لیے اسے پئے گا، ماء زمزم اس بیماری کے لیے شفا ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ امت کے اکثر افراد کا یہ تجربہ ہے۔

زمزم وہ مبارک پانی ہے جو سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے جاری کیا اور تا قیامت اپنی شان بان کے ساتھ بہتا رہے گا۔ یہ تمام پانیوں کا سردار ہے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لیے یہ پانی خوراک اور مشروب دونوں کا کام دیتا رہا اور آج بھی یہ غذا کا کام بھی دیتا ہے اور مشروب کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ آبِ زمزم ساتھ اٹھا لاتی تھیں اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی برتنوں اور مشکیزوں میں آبِ زمزم اٹھا لاتے تھے اور آپ آبِ زمزم مریض پر ڈالتے اور اس کو پلاتے۔

(ترمذی: ۹۶۳۔ بخاری فی التاریخ: ۳/۱۸۹۔ بیہقی: ۵/۲۰۲)

ابوذر رضی اللہ عنہ جب کفار سے چھپتے چھپاتے مکہ مکرمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئے تو چالیس روز تک صرف ماءِ زمزم ہی پر گزارا کرتے رہے جب کہ ان کے پاس کھانے پینے کے لیے اور کچھ بھی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو مزے دار کھانا ہے (مسلم: ۲۴۷۳)

زمزم جس طرح ایک مشروب ہے، اسی طرح ایک مکمل غذا بھی ہے اور مکمل دوا بھی ہے۔ دورِ حاضر کی تحقیق نے اس پانی کو ہر قسم کی مضر چیزوں کی آمیزش سے پاک وصاف پایا ہے اور اس میں ان تمام اجزا کی موجودگی مطالعہ کی ہے جو انسانی صحت کے لیے مفید ہے۔

کلونجی:

خالد بن سعد سے روایت ہے کہ ہم لوگ سفر میں تھے۔ ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھے۔ وہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ ہم لوگ مدینہ پہنچے تو وہ (اس وقت بھی) بیمار تھے۔ ابن ابی عتیق (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابوبکر) ان کی عیادت کے لیے آئے تو ہم سے فرمایا: تم یہ کالا دانہ استعمال کرو۔ اس کے پانچ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات دانے لے کر پیس لو پھر زیتون کے تیل میں ملا کر ان کی ناک میں چند قطرے اس طرف اور چند قطرے اس طرف ڈالو۔ کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے سوائے سام کے۔ میں نے کہا، سام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: موت۔

(ابن ماجہ: ۳۴۴۹۔ بخاری: ۵۶۸۷، ۵۶۸۸)

یہ ایک خودرو پودا ہے لیکن دورِ حاضر میں اس کی کاشت بھی کی جارہی ہے۔ کلونجی کے بیج سیاہ رنگ کے اور سائز میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کے بیجوں ہی کی مناسبت سے اسے حَبُّ السّودا کالا دانہ یا سیاہ دانہ کہا جاتا ہے۔ اسے فارسی میں شونیز کہتے ہیں۔ کلونجی کے بیج پیاز کے بیج کے مشابہ ہوتے ہیں لیکن پیاز کے بیجوں میں چکنائی نہیں ہوتی جب کہ کلونجی کے بیجوں میں چکنائی ہوتی ہے۔ اگر انہیں کاغذ میں لپیٹ کر رکھیں تو کاغذ چکنا ہوجاتا ہے۔ کلونجی کے پھول ہلکے نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ کلونجی کے بیجوں سے تیل حاصل کیا جاتا ہے جو اکثر بیماریوں کے لیے شفا کا حامل ہے۔ کلونجی کی بُو تلخ اور تیز ہوتی ہے، اس کے بیج ہمارے ہاں اچار میں بھی ڈالے جاتے ہیں۔ بعض گھرانوں میں اس کے بیج پیس کر یا موٹے موٹے ہی دیگر مصالحوں کی طرح سالن میں بھی ڈالنے کا رواج ہے۔

کلونجی کے خواص:

☆ مزاج گرم خشک ہے۔

☆ حیض اور پیشاب جاری کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ دمے اور سانس کی بیماریوں میں اس کا سفوف چاول کے دانے برابر شہد میں ملا کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

☆ قولنج اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔

☆ سرد بلغمی بیماریوں کے لیے نافع ہے۔

☆ نزلہ زکام کھانسی کے لیے مفید ہے۔

☆ معدے کی کمزوری دور کرتی ہے۔

☆ پیٹ کے کیڑے مارتی ہے۔

☆ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔

☆ سرد اور گرم خشک، امراض میں مفید ہے۔

سنا مکی اور سنُّوت:

ابو ابی عبداللہ بن امِ حرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا:

علیکم بِاالسَّنا والسَّنُّوت فِاِنَّ شِفاءً مِن کلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّام .

"سنا اور سنُّوت کو اختیار کرو ان میں سام کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سام کیا ہے؟ فرمایا: موت۔"

(ابنِ ماجہ: ۳۴۵۷۔ حسن۔ نسائی فی الکبریٰ: ۷۵۷۷)

ابن ابی عبلہ نے کہا: سنُّوت سے مراد خوشبودار پتے ہیں جو کھانے میں ڈالے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔ بعض نے کہا اس سے مراد وہ شہد ہے جس میں گھی ملایا گیا ہو۔ نواب وحیدالزماں نے سنّوت کا ترجمہ ''سویہ'' کیا ہے۔

اس حدیث میں سنا اور سنّوت دو بوٹیوں کا ذکر ہے۔ سنّوت کے متعلق یقینی علم نہیں کہ وہ کون سی چیز ہے۔ رہی سنا تو یہ حجاز میں پیدا ہونے والی ایک بوٹی کا نام ہے۔ جس کی چھوٹی چھوٹی پتیاں ہوتی ہیں۔ اسی لیے پاک و ہند میں اسے سنا مکی کہا جاتا ہے۔

طبعی خواص:

☆ سناء مکی اعتدال سے قریب درجہ اول میں گرم اور خشک مزاج کی حامل ہے۔

☆ اس کی پتیاں پانی میں جوش دے کر اس پانی کو چھان کر پینے سے قبض دور ہو جاتی ہے۔

☆ یہ مقویِ قلب ہے۔

☆ پرانے دردِ سر کے لیے اکسیر ہے۔

☆ خارش اور مرگی میں نافع ہے۔

☆ بالوں کو گرنے سے بچاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھنے لگوانا

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں شفا رکھی ہے ۔ (۱) شہد (۲) پچھنے لگوانا (۳) داغنا۔ لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

(بخاری، کتاب الطب: ۵۶۸۰۔ ابنِ ماجہ: ۳۴۹۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہاری دوائیں جن سے تم علاج کرتے ہو اگر کوئی بہتر دوا ہے تو وہ سینگی لگوانا ہے۔'' (ابوداؤد: ۳۸۵۷۔ ابنِ ماجہ: ۳۴۷۶)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کا خون بھڑ کنے لگ جائے (یعنی بلڈ پریشر ہو جائے) تو وہ سینگی لگوائے، کیوں کہ خون کے جوش مارنے سے آدمی مر سکتا ہے۔''

(ابنِ جریر الطبری: ۲/ ۱۰۶، ۱۲۷۷۔ سلسلہ احادیثِ صحیحہ اردو ترجمہ: ۲۲۸۹)

احادیث میں لفظ حجامۃ آیا ہے جس کا اردو میں ترجمہ مندرجہ ذیل الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ ''سینگی لگوانا، پچھنے لگوانا، چیرا دینا، سوئی چبھو کر خون نکالنا، فصد کھلوانا وغیرہ۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری اردو زبان میں حجامت بنوانا سے مراد سر کے بال کٹوانا لیا جاتا ہے۔
پس منظر یہ ہے کہ دورِ قدیم میں حجّام حضرات استرے کی نشتر کے ساتھ سر بھی مونڈتے تھے اور پکے ہوئے پھوڑوں کو استرے سے چیرا بھی دیتے اور فاسد خون نکال کر یعنی پچھنے لگا کر مختلف بیماریوں کا علاج بھی کیا کرتے تھے۔

دورِ حاضر میں استرے اور نشتر سے علاج کا کام اب باقاعدہ سرجری کی شکل اختیار کر چکا ہے اور سرجن ڈاکٹر اس کے لیے موجود ہیں جب کہ بال درست کرنے یا مونڈنے کا کام کرنے والوں کو اب بھی حجام ہی کہا جاتا ہے۔

پچھنے لگانا ایک قدیم طریقِ علاج ہے۔ جو عرب ممالک اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں رائج رہا ہے۔ چین میں یہ طریقِ علاج آج بھی عام طور پر مقبول ہے۔ دراصل اکثر امراض ایسے ہیں جو خون کے دباؤ میں کمی بیشی یا کسی اور قسم کی تبدیلی سے لاحق ہوتے ہیں اگر خون کسی مناسب رگ کو کاٹ کر خارج کر دیا جائے تو مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

پچھنے لگانا گو ایک طریقِ علاج ہے لیکن مشکل ضرور ہے کیوں کہ اس میں مریض کی عمر، مریض کی حالت، مریض کی بیماری اور مزاج کی نوعیت، گرم و سرد کے ساتھ ساتھ خون خارج کرنے کی جگہ اور خون خارج کرنے کی مقدار ان سب کی سمجھ بوجھ ہونا ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک غلام ابوطیبہ رضی اللہ عنہ پچھنے لگانے کے ماہر تھے۔ اور وہ اس کام کو بطور پیشہ کرتے، جو اجرت ملتی وہ اپنے مالک کو دے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگوائے تو انہیں دو صاع غلہ بطور اجرت دیا اور ان کے مالک سے بات کرکے ابو طیبہ کی وہ ادائیگی جو وہ مالک کو ادا کرنے کے پابند تھے اس میں بھی کمی کروادی۔

(بخاری، کتاب الطب۔ مسلم، کتاب المساقات: ۱۵۷۷)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا اور حجام کو اجرت دی۔ (بخاری: ۲۰۲۷ مسلم، کتاب السلام)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سینگی لگوانے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ انہیں پچھنے لگائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں ابو طیبہ ام المومنین کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔ (ابن ماجہ: ۳۴۸۰۔ مسلم: ۲۲۰۶)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے کھجور (کے تنے پر) سے گر پڑے، اس سے آپ ﷺ کے پاؤں کا جوڑ متاثر ہو گیا۔ راوی امام وکیع نے فرمایا کہ حدیث بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔ (ابن ماجہ: ۳۴۸۵۔ ابوداؤد: ۶۰۲۔ ابن حبان: ۳۶۵)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ گردن کے پہلوی حصوں اور گردن کے زیریں حصوں پر پچھنا لگوایا کرتے۔

(ترمذی: ۲۰۵۲۔ ابوداؤد: ۳۸۶۰۔ ابن ماجہ: ۳۴۸۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سترہ، انیس اور اکیسویں تاریخ (قمری) کو سینگی لگوائے اسے ہر بیماری سے شفا ہوگی۔

(ابوداؤد:۳۸۶۱ حسن حدیث)

بذاتِ خود تاریخوں اور دنوں میں کوئی خاصیت نہیں ہوتی۔ البتہ آب و ہوا کی وجہ سے ان پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان کا اثر مزاج پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے اگر موسمِ برسات میں زخم ہو تو اس کا بھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ سینگی لگوانا دراصل فاسد مادوں کے اخراج کے لیے زخم لگوانا ہوتا ہے۔ سترہ، انیس اور اکیس کی قمری تاریخوں میں سمندر میں مد نہ تو بہت زیادہ ہوتا ہے اور نہ ہی کم اور عرب علاقہ سمندر سے تین اطراف سے گھرا ہوا ہے۔ لہٰذا سمندری آب و ہوا کا مزاج پر بھی اثر ہوتا ہوگا۔ زخم کے اچھا ہونے میں یقیناً ان تاریخوں کی کوئی حکمت کارفرما ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم روایت کیا گیا ہے کہ پچھنے لگانے اور پچھنا لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (ابوداؤد:۲۳۶۷)

سنن ابی داؤد کے شارح مولٰنا صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ یہ حکم اس حدیث نے منسوخ کر دیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔ (بخاری، کتاب الصیام:۴۵۵)

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ پچھنا لگانے اور پچھنا لگوانے والے دونوں کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: روزہ اور جدید طبی مسائل)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا حدیث پر قیاس کرتے ہوئے بعض فقہا نے کہا کہ جو شخص آپریشن کرے یا کروائے یا جو عورت اندرونی حصہ کی تشخیص کرے یا جو عورت تشخیص کروائے اس کا روزہ اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

جب کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ روزہ دونوں کا ان صورتوں میں سے کسی صورت نہیں ٹوٹتا البتہ اندرونی تشخیص کروانے والی عورت کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور تشخیص کرنے والی نے اگر دستانے پہن رکھے ہیں تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: بدنی طہارت اور خواتین)

گائے کا دودھ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کا علاج نازل کیا ہے۔ گائیوں کا دودھ لازمی طور پر استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ ہر قسم کا درخت چرتی ہے۔ (ابوداؤد الطیالسی: ۳۶۸۔ حاکم: ۴/ ۱۹۷۔ البزار الکشف: ۳۱۵۱۔ سلسلہ احادیث صحیحہ: ۲۲۹۶)

زہیر بن معاویہ اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں، اس نے ملیکہ بنت عمر، جس نے اسے کسی تکلیف (کے علاج) کے لیے گائے کا گھی استعمال کرنے کی تجویز دی تھی۔ انہوں نے یہ چیز ذکر کی کہ اس نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بکریاں ان کے مالکوں کو واپس کر دی تھیں۔ اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گائیوں کا دودھ شفا ہے، ان کا گھی دوا ہے اور ان کا گوشت بیماری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔‘‘ (بغوی فی حدیث عمل بن الجعد: ۲۶۸۳۔ ابوداؤد فی المراسیل: ۴۵۰)

خواص:

☆ گائے کے دودھ کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔

☆ گائے کا دودھ زود ہضم ہوتا ہے۔

☆ بہت سی بیماریوں کے لیے باعثِ شفا ہے۔

☆ گائے کا مکھن بھی دوسرے جانوروں کے دودھ سے بنائے گئے مکھن کی نسبت زیادہ شفا کا حامل ہوتا ہے۔

☆ گائے کا گوشت بھاری ہوتا ہے اس لیے دیر سے ہضم ہوتا ہے۔

☆ جوڑوں کے درد میں مبتلا شخص کو گائے کا گوشت کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ تندرست آدمی کھالے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ گائے کی قربانی بھی کی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی تجویز کردہ دوائیں

بخار کا علاج:

جناب نافع سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار کی تیزی جہنم کی لپٹ سے ہے، اسے پانی کے چھینٹے دے کر یا وضو کر کے، یا غسل کر کے ٹھنڈا کیا کرو۔ (بخاری، کتاب الطب۔ مسلم:۲۲۰۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی بھٹیوں میں سے ایک بھٹی ہے، اسے ٹھنڈے پانی کے ساتھ دور کیا کرو۔

(ابنِ ماجہ:۳۴۷۵)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو تو اسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے صبح سویرے تین دن دیے جائیں۔

(مستدرک:۴/۲۰۰۔ سند قوی ہے۔)

فاطمہ بنتِ منذر سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ اسما بنتِ ابو بکر رضی اللہ عنہما (فاطمہ کی دادی) کے پاس جب کوئی بخار میں مبتلا عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری، کتاب الطب:۵۴۲۴۔ مسلم:۲۱۔۵۷۔ ترمذی:

۲۰۷۴۔ ابنِ ماجہ:۳۴۷۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو بخار ہو جائے تو تین رات سحری کے وقت اس پر ٹھنڈا پانی بہایا جائے۔

(حاکم: ۴/۲۰۰، ۴۰۱۔ ابو یعلیٰ: ۳۷۹۴۔ ایضاء فی المختار: ۲۰۴۳۔ نسائی فی الکبریٰ: ۷۶۱۲۔ سلسلہ احادیث صحیحہ: ۲۲۸۶)

خود رسول اللہ ﷺ کو جب آخری بیماری لاحق ہوئی اور بخار شدید ہو گیا تو آپ ﷺ نے سات مشکیزوں میں پانی منگوایا اور اسے اپنے اوپر بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ کو ایک بڑے برتن میں بٹھا کر آپ پر ان مشکیزوں کا پانی بہایا گیا۔

(بخاری: ۱۹۸، ۴۶۶۴۔ مسلم: ۹۳۶۔ ابنِ ماجہ: ۱۶۱۸)

تیز بخار کی حالت میں ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنا، پانی جسم پر بہانا مفید ہے۔ دورِ حاضر میں بھی ڈاکٹر یہی علاج بتاتے ہیں۔

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔ پھر آپ عمار کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا:

اِکْشِفِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ ، اِلٰهِ النَّاسِ .

''تکلیف دور کر دے، اے لوگوں کے مالک، اے لوگوں کے معبود۔''

(ابنِ ماجہ: ۳۴۷۳۔ مسلم: ۲۲۱۲)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیّب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ام السائب یا ام المسیب تم کانپ رہی ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۔انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ کرے، آپؐ نے فرمایا: بخار کو برا مت کہو، اس لیے کہ یہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

معلوم ہوا کہ دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرنا چاہیے۔

بخار جہنم کی آگ سے نجات کا باعث:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جسے بخار تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مریض سے فرمایا: خوش ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بخار میں آگ ہے جسے میں دنیا میں اپنے بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں جہنم کے عذاب کے عوض اس کا حصہ اس (بخار) کو قرار دیا جائے۔ (ابن ماجہ: ۳۴۷۰۔ ترمذی: ۲۰۸۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بخار کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے اسے برا بھلا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تَسُبَّها فانّها تَنْفِي الذُّنُوبَ كما تَنْفِي النَّارُ خبث الحديد.

"بخار کو برا مت کہو، اس سے گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے لوہے کی میل کچیل دور ہو جاتی ہے۔" (ابن ماجہ: ۳۴۶۹)

بخار میں تلبینہ یا حَیس:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جب کسی کو بخار ہوتا تو آپ حَیس یعنی تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتے اور فرمایا کرتے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے غم زدہ انسان کے دل کو سہارا ملتا ہے اور بیمار کے دل سے یہ رنج کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کوئی عورت پانی کے ذریعے اپنے چہرے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (ابنِ ماجہ: ۳۴۴۵۔ ترمذی: ۲۰۳۹)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ناپسندیدہ مگر مفید چیز تلبینہ یعنی حساء کو اختیار کرو۔

ام المومنین نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کوئی بیمار پڑ جاتا تو ہنڈیا (تلبینہ کی) آگ پر چڑھی رہتی حتیٰ کہ معاملہ کسی ایک طرف لگ جاتا یعنی وہ وفات پا جاتا یا شفا پاتا۔ (صحیح بخاری، کتاب المرض: ۵۶۹۰،۵۶۸۹)

جَو کا آٹا، یا گندم کا آٹا پانی میں ڈال کر خوب پکایا جاتا، پھر اس میں مٹھاس کے لیے شہد ڈال دیا جاتا۔ بعض اس میں زیتون کے تیل کا اضافہ بھی کرتے۔ اسے پتلا رکھا جاتا۔ یہ ایک رقیق اور طاقت ور غذا بن جاتی ہے۔

دورِ حاضر میں پتلا دودھ کا دلیہ، چاول اور مونگ کی دال کی پتلی کھچڑی یا ساگو دانے کی پتلی سی کھیر تقریباً اسی سے ملتی جلتی غذائیں ہیں۔ البتہ جو کے آٹے سے بنائے جانے والے دلیے یعنی تلبینہ کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

بخار کی حالت میں معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور مریض کا کھانے کو جی نہیں چاہتا خصوصاً میٹھی یا پھیکی غذا کی بجائے ترش یا نمکین اور چٹ پٹی چیز کھانے کو جی چاہتا ہے لیکن بخار کی حالت میں معدے کے لیے یہ سب چیزیں مفید نہیں ہوتیں۔

آدھے سر کا درد:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سفر میں احرام کی حالت میں سر درد کی وجہ سے اس وقت پچھنے لگوائے جب آپ لحی جمل (ایک چشمے) پر پہنچے تھے۔ (بخاری کتاب الطب: ۵۷۰۰)

آنکھ کی بیماری کے لیے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کھنبی مَنّ میں سے ہے، اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔''

(بخاری: ۵۷۰۸)

کھنبی کے خواص:

☆ ساون بھادوں میں زمین سے خود بخود اگ آتی ہے۔

☆ پنجاب میں اسے سانپ کی چھتری کہا جاتا ہے۔

☆ کھنبی کا مزاج سرد خشک ہے۔

☆ رنگ سفید اور ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

☆ اس کا سالن بھی پکایا جاتا ہے۔

☆ قے اور اسہال کے لیے مفید ہے۔

☆ بلغم ختم کرتی ہے اس لیے نزلہ زکام میں بھی نافع ہے۔

☆ آنکھ میں اس کا پانی ٹپکانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سرمہ کھرل کرتے ہوئے اس میں کھنبی کا پانی بھی شامل کرلیا جائے۔

☆ آج کل یہ مصنوعی طریقے سے کاشت کی جارہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بینائی کے لیے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمہارے سرموں میں سب سے بہترین سرمہ اثمد ہے جو بینائی کو جلا دیتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۳۴۹۷۔ ابوداؤد: ۳۸۷۷۔ بخاری: ۱۳: ۵۷۔ مسلم: ۲۲۱۴)

سیدنا علی بن ابو طالب سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اثمد سرمہ لازمی طور پر استعمال کیا کرو، یہ بال اگاتا، آنکھ میں پڑنے والے تنکے یا ذرے کو نکال دیتا ہے اور آنکھ کی صفائی کرتا ہے۔

(بخاری: ۸/ ۴۱۲۔ طبرانی: ۱۸۳۔ ابونعیم: ۳/ ۱۷۸۔ سلسلہ احادیثِ صحیحہ: ۲۳۱۹)

اثمد خاص اصفہانی سرمہ ہے۔ بعض نے اس کا رنگ چمک دار سیاہ بتایا ہے۔ جب کہ بعض اس کا رنگ سرخی مائل بتاتے ہیں۔ یہ گندھک اور سیسے کا مرکب ہے۔

خواص:

☆ عرق گلاب میں خوب کھرل کر کے استعمال میں لانا مفید ہے۔

☆ یہ آنکھ کے پٹھوں کو قوت دیتا ہے۔

☆ گرد و غبار اور آنکھ کا میل دور کرتا ہے۔

☆ نظر کو تیز کرتا ہے۔

☆ کستوری میں ملا کر استعمال کرنا نظر کی کمزوری کے لیے مفید ہے۔

☆ چربی کے ساتھ پیس کر جلی ہوئی جگہ پر لگائیں تو زخم میں اکڑاؤ نہیں آتا۔

☆ باریک پیس کر ناف اور ختنے پر لگائیں تو وہ جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب نبیہ بن وہب سے مروی ہے کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کی آنکھیں خراب ہو گئیں تو انہوں نے جناب ابان بن عثمان رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا کیا جائے؟ سفیان رحمہ اللہ نے بتایا کہ یہ ان دنوں امیر حج تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایلوا کا لیپ کر لے۔ بے شک میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔ (مسلم: ۱۲۰۴۔ ابوداؤد: ۱۸۳۸۔ احمد: ۱/ ۲۸)

☆ ایلوا گھیکوار نام کے پودے کے پتوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔
☆ زردی مائل یا سرخی مائل بھورے یا سیاہ رنگ کے ٹکڑوں میں دستیاب ہے۔
☆ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔
☆ بلغمی اور صفراوی فضولات کا اخراج کرتا ہے۔
☆ دائمی قبض کو رفع کرتا ہے۔
☆ حیض اور بول کی بندش کو بھی دور کرتا ہے۔
☆ جوڑوں کے درد کے لیے مفید ہے۔
☆ دل کو قوی کرتا ہے۔
☆ مالیخولیا کو دور کرتا ہے۔
☆ پیشانی اور کنپٹی پر اس کو روغن گل میں ملا کر لگانے سے سر درد سے نجات ملتی ہے۔
☆ ناک اور منہ کے زخموں کے لیے نفع بخش ہے۔
☆ چہرے پر لیپ کرنے سے رنگ نکھر آتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جھوٹی بھوک اور فاسد خواہش کو روکتا ہے۔(طبِ نبوی از امام ابنِ قیم)

گلے پڑنا یا کوا لٹکنا:

ام قیس بنتِ محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اس کے حلق میں تکلیف تھی) میں نے اس کا لٹکتا ہوا گلے کا کوا انگلی سے دبا کر اوپر کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم اپنے بچوں کا علاج انگلی سے دبا کر کیوں کرتی ہو اور بچے کو تکلیف دیتی ہو۔ جب کہ تمہارے پاس عودِ ہندی موجود ہے۔ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے۔ان میں ایک ذات الجنب (پسلی کا درد) بھی ہے اور حلق کی تکلیف میں اسے ناک میں ٹپکایا جاتا ہے۔(ابوداؤد:۳۸۷۷۔ بخاری:۵۷۱۳۔ مسلم:۲۲۱۴)

عود ہندی کو قسط البحری یا قسط کہتے ہیں۔ ہندی میں اس کا نام کٹ ہے۔ یہ خوشبودار بوٹی کی جڑ ہوتی ہے۔

☆ اسے پیس کر زیتون کے تیل میں ملا کر ناک میں ٹپکانے سے کوا لٹکنے یا گلے پڑنے کی تکلیف کا آرام آجاتا ہے۔

پسلی کا درد (ذات الجُنب):

☆ پسلی کے درد کی صورت میں عودِ ہندی کو پیس کر پانی کے ساتھ مریض کو کھلایا جاتا ہے۔

☆ قسط البحری سفید زردی مائل ایک پودے کی جڑ ہے۔

☆ وزن میں ہلکی اور خوشبودار ہوتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اعضائے رئیسہ یعنی دل، دماغ، جگر وغیرہ کو تقویت دیتی ہے۔

☆ سینہ کے درد میں تسکین دیتی ہے۔

☆ پیٹ کے کیڑے مارتی ہے۔

☆ اس کے سفوف میں ماء العسل (شہد ملا پانی) ملا کر لگانے سے جلد پر مختلف قسم کے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

اسہال یعنی دست لگنا:

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس شخص نے دوبارہ آ کر عرض کیا: شہد پلایا ہے لیکن دست نہیں رکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد ہی پلاؤ۔ وہ شخص کچھ دیر بعد آیا اور کہنے لگا: دست نہیں رکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

صدقَ اللّٰه و كذِب بطنُ اخيك اسقِهِ عسلاً.

"اللہ کا فرمان سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ جا! جا کر اسے شہد پلا۔" اس آدمی نے جا کر شہد پلایا تو اس کا بھائی اچھا ہو گیا۔

(بخاری، کتاب الطب: ۵۶۸۴۔ مسلم: ۵۷۲۳۔ ترمذی: ۲۰۸۲)

شہد پیٹ کی تمام بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ "اللہ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔" اس سے پتا چلتا ہے کہ پیٹ کی بیماری کے لیے خصوصاً اسہال کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ رسول اللہ ﷺ کو الہام کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِرق النّسا کا علاج:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرق النساء کا علاج یہ ہے کہ جنگلی بھیڑ (یا جنگلی دنبے) کی چکی (پٹھ کا گوشت) لے کر اسے پگھلا لیا جائے۔ پھر اس کے تین حصے کر لیے جائیں پھر ایک حصہ روزانہ نہار منہ پیا جائے۔ (ابن ماجہ: ۳۴۶۳)

عِرق النّسا ایک درد ہے جو سرین کے جوڑ سے شروع ہو کر ران کی پچھلی طرف سے نیچے کی جانب آتا ہے۔ یہ علاج عرب کے بدوی لوگوں کے لیے ہے جو سخت جان ہوتے ہیں۔ عرق النّساء خشکی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جنگلی بکریاں جو نباتات کھاتی ہیں ان کا اثر ان کے گوشت میں بھی آ جاتا ہے۔

تسکینِ دل کے لیے:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی کے ہاں وفات ہو جاتی تو تلبینہ کی ہنڈیا چڑھا دی جاتی پھر اس کا ثرید بنایا جاتا کیوں کہ تلبینہ دل کے مریض کو تسکین دیتا اور غم کو ہلکا کرتا ہے۔ (بخاری: ۵۶۸۹، ۵۴۱۷۔ مسلم: ۵۷۳۰۔ ترمذی: ۳۰۳۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تلبینہ گو بیمار کو ناپسند ہی لگے مگر اس کے کھانے سے نفع ہوتا ہے۔ (بخاری، کتاب الطب: ۵۶۹۰۔ مسلم: ۵۷۳۰۔ ترمذی: ۳۰۳۹)

اس کے متعلق بخار کے علاج میں تفصیل گزر چکی ہے۔

نقاہت کا علاج:

اُمِ منذر سلمٰی بنتِ قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بیماری سے اٹھے تھے اور کمزور تھے۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور ان کو کھانے لگے۔ علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے کے لیے اٹھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: رک جاؤ! تم ابھی کمزور ہو۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ کھجوریں کھانے سے رکے رہے۔ ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر میں نے جو اور چقندر پکائے اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے تو رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"علی کھاؤ یہ تمہارے لیے مفید ہیں۔"

(ابوداؤد: ۳۸۵۶۔ ترمذی: ۲۰۳۷۔ ابن ماجہ: ۳۴۴۳)

خواص:

☆ چقندر کو عربی میں سلق کہتے ہیں۔

☆ یہ شلجم اور مولی کی طرح جڑ ہے جو سبزی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

☆ اس کا رنگ آتشی عنابی گہرا جامن ہوتا ہے۔

☆ اسے کچا بھی کھایا جاتا ہے اور پکا کر بھی۔

☆ اس میں فولاد کی وافر مقدار ہوتی ہے۔

☆ اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا شامل ہوتے ہیں۔

☆ یہ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔

☆ بلغمی مزاج والوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔

☆ جسم کے سدّے کھولتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جگر کے فعل کو تیز کرتا ہے۔

☆ تلی کی سوزش کو کم کرتا ہے۔

☆ شہد اور چقندر کا پانی یرقان کے لیے مفید ہے۔

☆ بالوں کو اگانے اور ملائم کرنے کے لیے مہندی کے پتوں میں پیس کر ملا کر کام میں لایا جاتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ چقندر اہلِ مدینہ کے ہاں اکثر کاشت کیا جاتا تھا اور وہ لوگ اسے بڑی رغبت سے کھاتے تھے۔ چنانچہ سہل بن سعد کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا چقندر کی جڑیں پکایا کرتی اور اس پر جَو کا آٹا چھڑک دیتی جو نہایت لذیذ ہوتا تھا۔ ہم جب جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس آتے تو راستے میں اس کے ہاں یہ کھانا کھانے کے لیے رک جاتے۔ (بخاری: ۹۳۸۔ مسلم: ۷۵۹۔ ابوداؤد: ۱۰۸۶۔ ترمذی: ۵۲۵۔ ابنِ ماجہ: ۱۰۹۹۔ ابنِ حبان: ۵۳۰۷۔ احمد: ۳۳۶/۵)

دبلا پن دور کرنے کے لیے:

مدینہ منورہ ہجرت کر کے آنے کے بعد یہاں کی آب و ہوا اکثر مہاجرین کو راس نہ آئی اور انہیں بخار نے آلیا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مدینہ منورہ آنے کے چند ماہ بعد میری رخصتی تھی لیکن میں بہت کمزور اور دبلی پتلی تھی۔ میری والدہ نے چاہا کہ میں موٹی ہو جاؤں لیکن مجھے کسی چیز نے فائدہ نہ دیا۔ حتیٰ کہ میری والدہ نے مجھے ککڑی اور کھجور ملا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کھلائی تو اس سے میں خوب موٹی ہوگئی۔ (ابوداؤد: ۳۹۰۳۔نسائی: ۶۷۲۵۔ابنِ ماجہ: ۳۳۲۴)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کے ساتھ کھیرا اور ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا۔

(ابوداؤد: ۳۸۳۵۔ مسلم: ۲۰۴۲۔ بخاری: ۵۴۴۷)

کھیرا اور ککڑی دونوں کھیرے ہی کی قسمیں ہیں۔طبی زبان میں دونوں کو خیارین کہا جاتا ہے۔

خواص:

☆ کھیرا خون اور صفرا کی حدّت کو دور کرتا ہے۔

☆ پیشاب بکثرت لاتا ہے۔

☆ یرقان میں مفید ہے۔

☆ نیند لاتا ہے۔

☆ مقویِ قلب وجگر ہے۔

☆ خشک اور گرم مزاج والوں کے لیے بہترین غذا ہے۔

☆ آنتوں کی سوزش ختم کرتا ہے۔

☆ پیاس بجھاتا ہے۔

☆ صفراوی دردِ سر کے لیے مفید ہے۔

زخم سے بہتا ہوا خون بند کرنے کے لیے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب (غزوہ احد میں) رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر پتھر لگا تو آپ ﷺ کا خود ٹوٹ گیا اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا۔ سامنے کے دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے جاتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے زخم کو دھوتی جاتی تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون مزید بہتا جا رہا ہے تو انہوں نے ٹاٹ کا ٹکڑا جلا کر اسے (راکھ) رسول اللہ ﷺ کے زخم پر چپکا دیا چنانچہ اسی وقت خون بہنا بند ہوگیا۔ (بخاری:۵۷۲۲،۲۹۱۱ مسلم:۱۷۹۰)

ٹاٹ گون سے بنایا جاتا ہے۔ یہ نرکل کی قسم کا پانی میں پایا جانے والا ایک پودا ہے۔ جس کے چھلکوں سے دھاگہ بنا کر چٹائیاں بنی جاتی ہیں، اسے پٹ سن بھی کہتے ہیں۔ اس کی راکھ خون کو روکنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ راکھ پٹ سن کی ہو یا کھجور کے پتوں کی یا کاغذ کی یا کسی اور چیز کی سب میں خون روکنے کی صلاحیت موجود ہے۔ البتہ پٹ سن کی راکھ سب سے بہتر ہے اگر میسر ہو تو ورنہ سوتی کپڑے کی راکھ استعمال کی جائے۔

☆ نرکل کو گون بھی کہتے ہیں۔ اس کی راکھ سے زخموں میں چبھن نہیں ہوتی۔

☆ اگر اس کی راکھ کو سرکے میں ملا کر ناک میں ٹپکایا جائے تو نکسیر بند ہو جاتی ہے۔

زخم اور پھوڑے کا علاج:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیتون کھاؤ کیوں کہ یہ بابرکت ہے اور اس کو سالن کے طور پر استعمال کرو اور اس کا تیل استعمال کرو کیوں کہ یہ ایک بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سنن دارمی:۲۰۱۶۔صحیح الترمذی للالبانی:۱۵۰۸۔السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ:۳۷۹)

ایک حدیث میں ہے۔روغن زیتون کو بطور سالن استعمال کرو اور اسے زخموں پر لگاؤ اس لیے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ:۳۳۱۹۔مصنف عبدالرزاق:۱۹۵۶۔سند جید ہے)

زیتون وہ پھل ہے جس کی قسم اللہ تعالیٰ نے کھائی ہے۔فرمایا:

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ. (التین:۱،۳)

"انجیر کی قسم اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم۔"

اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں اس تیل زیتون کا ذکر اس طرح کیا ہے:

اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰـرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ. (النور:۳۵)

"اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے گویا ایک طاق ہے، جس میں ایک چراغ ہے اور چراغ میں ایک قندیل ایسی صاف شفاف گویا موتی کا سا چمکتا ہوا تارا ہے۔اس میں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے (یعنی) زیتون کہ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف، ایسا معلوم ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس کا تیل خواہ آگ اسے چھوئے یا نہ چھوئے جلنے کو تیار ہے، روشنی پر روشنی ہو رہی ہے، اللہ اپنے نور سے جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے اور اللہ مثالیں بیان کرتا ہے لوگوں کو سمجھانے کے لیے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔‘‘

زیتون کا پھل سبز کا ٹھے بیر یا عناب کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا اچار بھی ڈالا جاتا ہے اور سالن بھی پکایا جاتا ہے۔ اس سے روغن بھی نکالا جاتا ہے۔ روغنِ زیتون اس قدر اہم اور جانا پہچانا نام ہے کہ عربی زبان میں تیل کے لیے زیت کا لفظ عام ہو چکا ہے۔

خواص:

☆ روغن زیتون ہر قسم کے زہر میں مفید ہے۔

☆ پیٹ کے کیڑے خارج کرتا ہے۔

☆ بالوں میں لگانے سے ان کی سفیدی رک جاتی ہے۔

☆ جسم کی ہر قسم کی دردوں میں متاثرہ جگہ پر اس سے مالش کرنے سے شفا ہوتی ہے۔

☆ زیتون کا تیل چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔

☆ پیٹ کے فعل کو اعتدال پر لاتا ہے۔

☆ مقوی بدن ہے۔

☆ زیتون کا اچار بھوک بڑھاتا ہے۔

☆ زیتون کی لکڑی جلانے سے حاصل ہونے والا تیل داد، چنبل اور دیگر جلدی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماریوں کے لیے مفید ہے۔

☆ اعصابی دردوں اور جوڑوں کے دردوں میں اس کی مالش مفید ہے۔

زہر اور جادو کے اثر سے بچاؤ کے لیے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھائے اسے اس روز زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔" (ابوداؤد:۳۸۷۶۔ بخاری:۵۷۶۹۔ مسلم:۵۳۰۷)

عجوہ کھجور کے لیے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی لہٰذا اس میں یہ تاثیر قیامت تک کے لیے رہے گی۔ ان شاءاللہ نیز عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔

کھجور کے عربی میں بہت سے نام ہیں۔ تازہ کھجور کو رطب کہتے ہیں۔ حُشفہ ردی اور سخت کھجور۔ ثمر بھی اس کا نام ہے۔ کھجوروں کے باغ کو نخل (جمع نخیل) کہا جاتا ہے۔ کھجور کے گابھ کو طلع کہتے ہیں۔ قرآن حکیم میں کھجور کا ذکر موجود ہے۔

یہ ایک صحرائی درخت ہے۔ صحرا میں چونکہ پانی نہیں ہوتا۔ اللہ نے اس کی جڑوں کو یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ دور دور کی زمین سے پانی کھینچ کر اپنے اندر جذب کرتی رہتی ہیں۔ اسے صحرا کی حور بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی ٹہنیوں اور پتوں سے روزمرہ استعمال کی بہت سی چیزیں بنتی ہیں۔

کھجور خشک کر کے ذخیرہ کر لی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے تین چار کھجوریں کھا کر پانی کا ایک گلاس پی لینے سے جسم کی غذائی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ کھجور کا درخت صحرا کی تمام سختیاں برداشت کرنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاحیت رکھتا ہے۔اس کی جڑیں زمین میں دور دور تک سختی سے پیوست ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ سخت طوفانی ہواؤں میں بھی اکھڑتا نہیں۔

اگر اس کا سر کاٹ دیا جائے تو یہ مردہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس پر نہ کونپلیں پھوٹتی ہیں، نہ پھل لگتا ہے۔اس کی یہ خوبی بھی ہے کہ یہ سارا سال پھل دیتا رہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار صحابہ کرام سے فرمایا: بتاؤ وہ کون سا پھل ہے جس کی مثال مومن کی طرح ہے؟ صحابہ کا خیال جنگلی درختوں کی طرف گیا۔اس مجلس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ یہ درخت کھجور کا ہے لیکن میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے چپ رہا۔جب دیگر صحابہ جواب نہ دے سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھجور ہے۔(بخاری، کتاب العلم)

یہ پھل زچہ اور بچہ کے لیے ربانی غذا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت فرمایا تھا:

وَهُزِّيٓ إِلَيۡكِ بِجِذۡعِ ٱلنَّخۡلَةِ تُسَٰقِطۡ عَلَيۡكِ. (مریم:۲۵)

گویا عیسیٰ علیہ السلام کی بھی پہلی غذا یہی تھی۔رسول اللہ ﷺ بھی نومولود بچوں کی تحنیک کھجور ہی سے کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے روز عیدگاہ جانے سے پہلے طاق کھجوریں کھاتے تھے۔(بخاری:۹۵۳)

زخم آنا یا کانٹا چبھنے کا علاج:

رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ خادمہ اُمِ رافع سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی زخم آجاتا یا کانٹا چبھ جاتا تو آپ اس پر مہندی لگاتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابنِ ماجہ: ۳۵۰۲۔ یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے)

خواص:

☆ دوسرے درجے میں سرد خشک ہے۔
☆ اس کا تیل جوڑوں کے درد کے لیے مفید ہے۔
☆ اس کا تیل استعمال کرنے سے تھکن دور ہوتی ہے۔
☆ جذام کے شروع کے مرض میں اس کی پتیاں رات کو بھگو کر اس کا پانی چھان کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
☆ چیچک میں پاؤں کے تلووں کو مہندی گھول کر لگائی جائے تو آنکھیں چیچک کے دانوں سے محفوظ رہتی ہیں۔
☆ اس کے پتے پیس کر انہیں گوندھ کر جلی ہوئی جگہ پر لگانا فائدہ دیتا ہے۔
☆ مہندی گوندھ کر سر ہاتھ اور پاؤں میں لگانے سے گرمی کے اثرات دور ہوتے ہیں۔
☆ خشک خارش جو گرمی کے سبب سے مہندی لگانے سے زائل ہو جاتی ہے۔
☆ عورتیں اسے سنگھار کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعدی امراض

متعدی امراض سے مراد ایسے امراض ہیں جو ایک شخص سے دوسرے شخص کو بھی لاحق ہو جاتے ہیں۔ دورِ حاضر کی تحقیق کے مطابق ہر بیماری جراثیم کے ذریعے ایک دوسرے میں منتقل ہو سکتی ہے۔ اس تحقیق کے مطابق کھانسنے، چھینکنے، تھوکنے، مل کر ایک ہی برتن میں کھانے پینے اور بعض بیماریوں کے جراثیم صرف ہاتھ چھو لینے سے ایک سے دوسرے جسم میں منتقل ہو کر اسے بھی بیمار کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں بھی بعض بیماریوں کے متعدی ہونے کا تصور پایا جاتا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس تصور کی بھرپور تردید کی اور یہ واضح کیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی بیماری کسی دوسرے کے جسم میں منتقل نہیں ہو سکتی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''چھوت لگنا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا، صفر کا منحوس ہونا سب لغو خیالات ہیں البتہ جذامی سے اس طرح دور بھاگو جس طرح شیر سے بھاگا جاتا ہے۔''

(بخاری، کتاب الطب: ۵۷۰۷)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تُدِيمُوا النظر الى المجذومِين .

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جذام والے کو ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھو۔'' (ابنِ ماجہ:۳۵۴۳)

سرید ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک مجذوم آدمی تھا۔آپ ؑ نے اسے پیغام بھیجا کہ واپس چلے جاؤ، ہم نے تمہاری بیعت لے لی۔

(ابنِ ماجہ:۳۵۴۴۔مسلم:۲۲۳۱،کتاب السلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کو صحت مند پر پیش نہ کیا جائے۔ (بخاری:۵۷۷۰۔مسلم:۲۲۲۱۔ابوداؤد:۳۹۱۱۔ابنِ ماجہ:۳۵۴۱۔ سلسلہ احادیثِ صحیحہ:۲۳۵۰)

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ عام بیماریاں چھوت کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں لگتیں البتہ بعض مہلک بیماریاں چھوت کی وجہ سے ایک دوسرے کو لگ سکتی ہیں۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام زدہ شخص کے متعلق فرمایا کہ اس سے اس طرح دور بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔

یاد رہے کہ جذامی شخص کے گھر والے یا تیمار داری کرنے والے احتیاط تو کریں گے لیکن ایسا بھی نہیں کہ وہ اسے گھر ہی سے نکال باہر کریں یا بیماری کی وجہ سے اسے تنہا چھوڑ دیں۔کیوں کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔اگر ہر بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جایا کرتی تو دنیا میں کوئی شخص زندہ نہ بچتا۔

دورِ حاضر میں ڈاکٹروں نے جراثیم کا ہوّا اس قدر عام کر دیا ہے کہ باہم ماں باپ اور ان کے بچے بھی ایک ہی تولیہ، ایک ہی کنگھی تک استعمال نہیں کرتے جب کہ کھانے پینے کے برتن الگ الگ رکھنے کا رواج تو عام ہو چکا ہے۔یہ سب وہمی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں اور معاشرے کا ایک ناروا اور ناگوار تکلف ہے۔

طاعون:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم کسی علاقے میں طاعون (پھیلنے) کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس ملک میں طاعون آ جائے جس میں تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

(بخاری، کتاب الطب: ۵۷۲۸، ۳۴۷۳۔ مسلم: ۵۷۴۰)

طاعون ایک مہلک اور وبائی بیماری کا نام ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک پھوڑا ہے جو گلٹی کی طرح نکلتا ہے اور اکثر جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ بعض کے خیال میں یہ وبائی ہیضہ ہے جس سے ہلاکتیں عام ہونے لگیں۔

بعض کے خیال میں ہر وبائی مرض جس سے ہلاکت عام ہو طاعون کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے طاعون والے علاقے میں جانے سے منع اس لیے کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں جانے والا بیمار پڑ جائے اور وہ تقدیر ہی کو کوسنے دینے لگے اور یہ کہے کہ اگر فلاں طاعون زدہ علاقے میں نہ جاتا تو ہلاک نہ ہوتا۔ حالانکہ موت کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے۔ طاعون زدہ علاقے میں رہنے والوں کو وہاں سے نہ نکلنے کا حکم دینے میں یہ حکمت ہے کہ ممکن ہے اس آدمی میں بھی طاعون کے جراثیم آ چکے ہوں اگر وہ اس علاقے سے کہیں اور جائے گا تو اس کے ساتھ ہی اس کے جراثیم بھی جائیں گے۔ نیز اگر وبائی مرض والے علاقے سے تندرست لوگوں نے کسی اور علاقے کی طرف جانا شروع کر دیا تو جو لوگ اس علاقے میں وبا کا شکار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے ہیں ان کی دیکھ بھال کے لیے کوئی بھی نہیں رہے گا۔ جب کہ بیمار کی تیمار داری کرنا نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ملکِ شام میں طاعون کی وبا پھیلی، انہی دنوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کے ساتھ ان علاقوں کی رعیت کا حال دیکھنے کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ آپ کو طاعون کی خبر ملی۔ آپ نے مہاجرین اور انصار سے مشورہ کیا۔ کسی نے واپس لوٹ جانے اور کسی نے ملک شام میں جانے کا مشورہ دیا۔ پھر آپ نے فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لانے والے مسلمانوں کو بلا کر مشورہ کیا تو انہوں نے یہی رائے دی کہ آپ کا لوٹ جانا مناسب ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر یہ کلمہ کوئی اور کہتا تو میں اسے سزا دیتا۔ ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ کی تقدیر کی ہی طرف بھاگتے ہیں۔ ابوعبیدہ یہ تو بتاؤ! اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک نالے میں پہنچو جس کے دونوں کناروں میں ایک کنارہ سرسبز ہو اور ایک خشک اور تم سرسبز کنارے میں اونٹ چراؤ تو یہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اور اگر تم خشک کنارے میں چراؤ جب بھی اللہ کی تقدیر سے ہوگا (تقدیر سے نکل جانا کہیں بھی ممکن نہیں)۔ اتنی دیر میں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے جو کہیں گئے ہوئے تھے اور ان مشوروں میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ سن کر فرمایا کہ میرے پاس اس کی دلیل موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنو کہ کسی علاقے میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس ملک میں وبا پھیل جائے تو جہاں تم رہ رہے ہو وہاں سے مت نکلو۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ اللہ کا شکر بجالائے کہ ان کا فیصلہ حدیث کے مطابق ہی تھا اور واپس مدینہ لوٹ آئے۔

(بخاری:۵۷۲۹۔ مسلم:۵۷۴۵)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''طاعون میری امت کے لیے شہادت اور جنوں میں سے تمہارے دشمنوں کے لیے ندامت و پشیمانی ہے۔ اس کا زخم اونٹ کی غدود کی طرح ہوتا ہے۔ جو بغل اور پیٹ کے نرم حصہ پر نکلتا ہے۔ جو اس بیماری کی وجہ سے مر جائے تو شہید ہوگا اور جو (اسی علاقے میں) ڈٹا رہا، وہ اللہ کے راستے میں سرحد پر مقیم رہنے والے کی طرح ہے اور جس نے راہ فرار اختیار کی، وہ جنگ سے بھاگ جانے والے کی طرح ہے۔ (طبرانی فی الاوسط:۵۵۲۷۔ ابوبکر بن خلاد فی الفوائد (ق ۳۶/۱) والسیاق لہ۔

سلسلہ احادیثِ صحیحہ:۲۳۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام چیزوں سے علاج

جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، ان کے ذریعے علاج کرنا بھی جائز نہیں۔ کیوں کہ حرام چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے مکمل طور پر دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اگر کسی ایک صورت میں ان کا جواز دے دیا جاتا تو پھر حرام سے کراہت، نفرت اور اس کی مضرت دلوں میں پختہ نہ ہو پاتی۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کے متبادل حلال چیزیں زیادہ بہتر، عام اور کثیر نفع کی حامل بنائی ہیں۔

شراب سے علاج:

رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے شراب سے علاج کرنے کا پوچھا تو آپ ﷺ نے منع کر دیا۔ اس نے دوبارہ سوال کیا تو بھی آپ ﷺ نے منع کر دیا۔ اس شخص نے پھر عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ تو دوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ولٰكِنَّهَا دَاءٌ "بلکہ یہ بیماری ہے۔" (ابوداود: ۳۸۷۲۔ مسلم: ۱۹۸۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث (حرام) دواؤں کے استعمال سے منع کیا۔ (ابوداود: ۳۸۷۰۔ ترمذی: ۲۰۴۵۔ ابن ماجہ: ۳۴۵۹)

دورِ حاضر میں الکوحل (شراب کے ست) کا استعمال اکثر دوائیوں میں کیا جا رہا ہے جب کہ بہت سی کھانے پینے کی چیزوں میں بھی الکوحل ڈالا جاتا ہے خصوصًا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھٹے مشروبات کوکا کولا، سیون اپ وغیرہ میں۔ خوشبوؤں میں بھی الکوحل کا استعمال عام ہے۔ ایسی تمام چیزیں جن میں الکوحل ہو، استعمال نہیں کرنی چاہییں۔

(مزید حرام آمیز اشیا کے لیے دیکھیے غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم)

حرام جانوروں کا استعمال دوا میں:

جو جانور حرام ہیں ان کو دوا میں کسی طور پر بھی شامل کرنا جائز نہیں۔ مثلاً مینڈک، چیونٹیاں، سانپ، چھپکلی، جھینگر، سور، گینڈا، شیر، لومڑ، بلی، چوہا، کینچوے وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ سے ایک طبیب نے مینڈک کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ اسے دوا میں ڈال لے تو آپ ﷺ نے مینڈک کو قتل کرنے (اور دوا میں ڈالنے سے) سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد: ۳۸۷۱۔ نسائی، کتاب الصید: ۲۰ ۳ ۲)

دورِ حاضر میں ہومیو پیتھک، ایلو پیتھک اور یونانی دواؤں میں بھی مختلف حرام جانوروں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

صرف طبِ یونانی کے اکثر مسلمان اطبا ایسے ہیں جو حرام جانوروں کو دوائیوں میں استعمال نہیں کرتے۔ جب کہ ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک دوائیوں میں حرام جانور مثلاً چوہے، جھینگر وغیرہ عام ڈالے جاتے ہیں۔

حرام کا استعمال مجبوری میں:

اگر جانی خطرہ لاحق ہو تو پھر حرام اس قدر استعمال کرنے کی اجازت ہے جتنے سے جان بچ سکتی ہو۔ فرمان ربانی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ. (البقرہ:۱۷۳)

''پس جو کوئی مجبور ہو جائے ،نہ ہی وہ (حکمِ الٰہی کا) باغی ہو، نہ ہی حد سے بڑھ جانے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

اسی اصول کے تحت اگر تکلیف شدید ترین ہو جائے اور حرام دوا یا حرام آمیز دوا کے علاوہ کوئی اور علاج میسر نہ ہو تو ناگواری کے ساتھ اس دوا کا اتنا استعمال کیا جا سکتا ہے جس سے تکلیف کی شدت میں کمی آ جائے یا جان بچ جائے۔

ریشم کا استعمال مردوں کے لیے حرام ہے لیکن بیماری میں اگر اس کی ضرورت محسوس ہو تو اسے پہنا جا سکتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔ (بخاری:۵۸۳۹، ۲۹۱۹۔ مسلم: ۵۴۶۰۔ ابوداؤد: ۴۲۲۵۔ ترمذی: ۱۷۸۶۔ ابنِ ماجہ: ۳۶۴۸)

داغنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین چیزوں میں شفا ہے (۱) شہد (۲) سینگی لگوانا (۳) داغنا لیکن میں اپنی امت کے لیے داغنے کو پسند نہیں کرتا۔ (بخاری: ۵۶۸۰۔ ابنِ ماجہ: ۳۴۹۱)

اس سے پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داغنے کا علاج پسند نہیں تھا گو آپ نے اسے حرام بھی نہیں کہا۔

جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبیب بھیجا جس نے ان کی رگ کاٹی۔ (ابوداؤد: ۳۸۶۴)
صحیح مسلم میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رگ کاٹنے کے بعد اس جگہ کو داغا۔

(مسلم، کتاب السلام: ۲۲۰۷)

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوہ احزاب میں تیر لگنے سے زخم آیا تو آپ نے ان کا خیمہ مسجد میں لگوا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ بھی لگوایا۔

(ابوداؤد: ۳۸۸۶۔ مسلم: ۲۲۰۸۔ احمد: ۳/ ۳۶۳۔ من حدیث حماد بن سلمہ)

صحابہ کرام داغ لگوانے سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں داغنے سے منع کیا۔ پس ہم نے داغ لگوایا تو کامیاب رہے نہ یہ مفید ثابت ہوا۔ (ابوداؤد: ۳۸۶۵۔ احمد: ۴/ ۴۴۴)

مراد یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے داغنے کے علاج سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر کسی صورت آرام نہ آئے تو پھر آخری چارۂ کار کے طور پر یہ علاج کیا جا سکتا ہے۔

عقار اپنے والد (مغیرہ بن شعبہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے خود کو داغا یا دم کروایا وہ توکل سے محروم ہو گیا۔

(ابنِ ماجہ: ۳۴۸۹۔ ترمذی: ۲۰۵۵)

یحیٰ بن سعد بن زرارہ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن زرارہ کو حلق میں درد ہوا جسے ذُبح کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ابوامامہ (سعد بن زرارہ) رضی اللہ عنہ کے علاج کی پوری کوشش کروں گا حتی کہ معاملہ میرے بس سے باہر ہو جائے۔ نبی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغا لیکن وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہودیوں کو بری موت نصیب ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی نے اپنے ساتھی کی جان کیوں نہ بچالی۔ میں تو اس کے لیے یا اپنے لیے (اللہ کے فیصلے کے مقابلے میں) کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ (ابنِ ماجہ: ۳۴۹۲)

ذُبح ایک گلے میں ہونے والے درد یا زخم کا نام ہے جس میں مریض کے بچنے کی امید کم ہوتی ہے۔

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ دوا اور علاج صرف ایک تدبیر ہے۔ شفا دینا یا موت اور زندگی یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔ کسی انسان کا اس میں کوئی اختیار نہیں یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی موت اور حیات میں کوئی اختیار نہیں ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم لوگوں میں آئے تو فرمایا: (خواب میں) میرے سامنے تمام اگلی امتیں لائی گئیں۔ میں نے کوئی رسول ایسا دیکھا جس کے ساتھ ایک ہی آدمی تھا۔ کسی نبی کے ساتھ دو ہی آدمی تھے۔ کسی کے ساتھ دس سے کم۔ پھر میں نے فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی۔ جس سے آسمان کے کنارے ڈھانپ گئے تھے۔ میں نے سمجھا یہ میری امت ہوگی۔ فرشتوں نے کہا: یہ موسیٰ نبی اور ان کی امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو۔ میں نے دیکھا تو لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے آسمان کا کنارا ڈھانپ لیا تھا۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور اس میں ستر ہزار آدمی ایسے ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد لوگ چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ بلا حساب جنت میں جانے والے کون ہوں گے۔ صحابہ آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ کفر و شرک کی حالت میں پیدا ہوئے اور ایک مدت بعد اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدائشی مسلمان ہیں۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) بدشگونی نہیں لیتے، نہ داغ لگواتے ہیں اور نہ منتر کرتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! کیا میں ان ستر ہزار میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر ایک اور شخص (سعد بن عبادہ) نے کھڑے ہو کر کہا: کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہونا تھا سو ہو چکا۔ (بخاری: ۵۷۵۲، ۳۴۱۰۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: دم کرنا اور کرانا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرہیز

"پرہیز علاج سے بہتر ہے۔"

یہ مقولہ سو فی صد درست ہے۔ اگر انسان بیمار ہو کر دوا کرنے کی بجائے پرہیز کرے تو بیمار ہونے کے امکانات حیرت انگیز حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی پرہیز کے اصول کو مدِ نظر رکھتے تھے۔

ام منذر سلمی بنتِ قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے۔ ہمارے ہاں نیم پختہ کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان میں سے لے کے کھجوریں کھا رہے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بھی کھانے کے لیے کھجوریں لیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: علی! رک جاؤ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اس لیے کمزور ہو۔ ام منذر کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ کے لیے چقندر اور جو پکائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: علی! اس میں سے کھاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ مفید ہے۔ (ابنِ ماجہ: ۳۴۴۲۔ ترمذی، ابواب الطب: ۲۰۳۷۔ ابوداؤد: ۳۸۵۶)

عقبہ بن عامر جُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تُکرِهوا مرضاکم علی الطعامِ والشراب فانّ اللّٰہَ یُطعِمُهُم وَیسقِیهِم.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو۔ انہیں اللہ تعالیٰ کھلاتا اور پلاتا ہے۔'' (ابنِ ماجہ: ۳۴۴۴۔ ترمذی: ۲۰۴۰۔ السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۷۲۷)

کیوں کہ بیماری میں مریض کا کھانے کو جی نہیں چاہتا لہٰذا اسے زبردستی نہیں کھلانا چاہیے مبادا قے آ جائے یا طبیعت مزید بگڑ جائے۔

صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیئے تناول کیجیے۔ میں نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ دکھتی ہے۔ میں نے کہا: میں دوسری طرف سے چبا رہا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔ (ابنِ ماجہ: ۳۴۴۳۔ بیہقی: ۹/۳۴۴۔ حاکم: ۳/۳۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کے طور پر ایسا فرمایا اور صہیب رضی اللہ عنہ نے لطیف مزاح کیا کہ میں دوسرے طرف کے جبڑے سے کھا رہا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اس قدر بے تکلف تھے کہ آپس میں مزاح بھی کر لیتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصلح چیز کا استعمال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے کسی مشروب میں مکھی گر جائے تو ساری مکھی کو مشروب میں ڈبو کر باہر نکال دو کیوں کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے جب کہ دوسرے پر میں شفا ہے۔ (بخاری: ۵۷۸۲)

ایک روایت میں ہے کہ مکھی کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ جب یہ کھانے میں گرتی ہے تو اسے ڈبو دیا کرو کیوں کہ یہ زہر والے پر کے بل گرتی ہے اور شفا والے پر کو اونچا رکھتی ہے۔ (ابنِ ماجہ: ۳۵۰۴)

گویا اس کے دوسرے پر کو مشروب میں ڈبو دینا اس کا مصلح ہے جس کے باعث بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔ بعض نے کہا اس حدیث میں بیماری سے مراد حقیقی بیماری ہے۔ بعض نے کہا، اس سے مراد کبر کی بیماری ہے۔ لہٰذا مکھی جتنا حقیر کیڑا اگر غذا میں نظر آ جائے تو اسے نکال کر غذا گرانے کی بجائے استعمال کرنی چاہیے کہ یہ کبر کا علاج ہے۔

..................☆☆☆..................

رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور تربوز ملا کر کھایا اور فرمایا:

اس (تربوز) کی ٹھنڈک اس (کھجور) کی گرمی کو زائل کر دیتی ہے اور اس (کھجور) کی گرمی اس (تربوز) کی ٹھنڈک کو مار دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابوداؤد، کتاب الاطعمہ: ۳۸۳۸۔ ابن حبان: ۵۲۴۶۔ ترمذی: ۱۸۴۳)

تربوز کو عربی میں بطیخ کہتے ہیں۔ یہ ایک شیریں اور پیشاب آور پھل ہے۔ قبض کشا بھی ہے۔ گرمیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ پیاس بجھاتا ہے۔ تربوز بادی ہوتا ہے اس لیے تازہ کاٹ کر کھانا چاہیے مزاج میں سرد ہے۔ یہ بیل کے ساتھ لگنے والا بڑے سائز کا پھل ہے۔

کھجور مزاج میں گرم ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے غذا کا ایک اہم اصول یہ بتایا کہ جب کوئی اپنی خاصیت میں شدید الاثر غذا استعمال کی جائے تو اس کی مصلح غذا کو ساتھ شامل کر لینا چاہیے تاکہ اس کی تاثیر کی شدت میں کمی آ جائے۔ یاد رہے کہ یہ اصول ایک اصول ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص کو کسی غذا کی مصلح غذا بھی میسر ہو لہٰذا جو ملے جیسا ملے، اللہ پر توکل کرتے ہوئے کھا لینا چاہیے۔ ہاں مصلح چیز بھی ساتھ آسانی سے موجود ہو تو پھر اس کا استعمال بہتر ہے۔ اگر بیمار کو شدید الاثر چیز استعمال کرانا ہو تو طبیب کو چاہیے کہ ساتھ اس کا مصلح بھی تجویز کرے تاکہ مریض کی طبیعت میں مزید کوئی بگاڑ پیدا نہ ہو۔

تربوز کے خواص:

☆ اس میں حیاتین ا، ب اور ج پائے جاتے ہیں۔

☆ مزاج کے لحاظ سے سرد تر ہے۔

☆ سوداوی اور صفراوی مزاج والوں کے لیے بہترین غذا ہے۔

☆ بلڈ پریشر میں اس کا استعمال مفید ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔

☆ گردے کی پتھری خارج کرتا ہے۔

☆ مثانہ صاف کرتا ہے۔

☆ پیشاب آور ہے۔

☆ تپ محرقہ میں مفید ہے۔

☆ سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرنا یرقان میں نافع ہے۔

☆ مفرح قلب ہے۔

☆ پیشاب کی نالی کی سوزش کے لیے مفید ہے۔

☆ معدہ اور آنتوں کے زخم مندمل کرتا ہے۔

☆ بہی کے ساتھ استعمال کرنا اسہال اور پیچش کے لیے نافع ہے۔

☆ اس کو کھانے کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد تک پانی پینے سے گریز کرنا چاہیے ورنہ قے اور دست آنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

..................☆☆☆..................

رسول اللہ ﷺ نے پانی بیٹھ کر پینے اور تین سانسوں میں پینے کی ہدایت اور فرمایا کہ یہ خوش گوار رگوں کو سیراب کرنے والا اور زود ہضم ہوتا ہے۔

(مسلم: ۲۰۲۸۔ ابن حبان: ۵۳۳۰۔ ترمذی: ۱۸۸۴۔ احمد: ۳/۱۸۵، ۳/۱۱۹)

اس سے پتا چلتا ہے کہ خوراک اور مشروب کو حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق استعمال کرنا چاہیے خصوصاً سنت کے مطابق کیوں کہ حقیقت میں سنت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مطابق کیا جانے والا ہر کام جسمانی صحت کا بھی ضامن ہے اور روحانی صحت کا باعث بھی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: کھانے اور پینے کے آداب)

بیماری میں عبادت کی تخفیف:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور شفیق ہے۔ اس نے بیماری کی حالت میں اپنے بندوں پر عبادات کا بوجھ بھی بہت کم رکھا ہے۔

☆ بیماری اور لاچاری کی حالت میں نماز جیسے بھی پڑھ سکتے ہوں، پڑھنے کی اجازت ہے۔ مثلاً بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، اشارے کے ساتھ وغیرہ۔
(تفصیل کے لیے دیکھیے: بیمار کی نماز)

☆ بیماری کی حالت میں حکم ہے کہ اگر تم مریض ہو تو پھر دوسرے (تندرستی کے) دنوں میں فرض روزوں کی تعداد روزہ رکھ کر پوری کر لو اور بیماری میں روزے چھوڑ دو۔ (البقرہ:۱۸۵)

☆ دورانِ حج اگر محرم کے سر میں جوئیں بہت زیادہ ہو جائیں یا سر میں زخم ہو جائے تو بال کٹوا لینے کی اجازت دی گئی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: بیمار کی نماز)

جسم کو ہلاک کرنے کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو تخلیق کیا ہے اور اسی نے اپنی عبادت کے لیے روح و جسم کا اس دنیا میں اتصال رکھا ہے۔ انسان کی زندگی اور موت دونوں پر اختیار اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ جسم امانت کے طور پر دیا ہے لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ اس جسم کی بیماریوں سے اور ہلاکت سے حفاظت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ ربّ کریم کا فرمان ہے:

لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ. (النساء:۲۹)

''اپنی جانوں کو ہلاک مت کیا کرو۔''

جسم کو ہلاک کرنا تین طرح سے ہے:

(۱) جان ہی کو مار ڈالنا جسے خودکشی بھی کہتے ہیں، یہ قطعی حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے زہر پی کر خود کو ہلاک کیا۔ اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ پیتا رہے گا۔ (ابوداؤد:۲:۳۸۷۔ ترمذی:۲۰۴۴۔ بخاری: ۵۷۷۸۔ مسلم:۱۰۹۔ احمد:۲/۲۵۴۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: خودکشی ایک سنگین گناہ)

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ انسان حرام اور مضرِ صحت چیزوں کا استعمال کرلے مثلاً بھنگ، افیون، شراب، نشہ آور اشیاء، تمباکو، وغیرہ یا کسی ایسی چیز کی اس قدر زیادہ مقدار استعمال کرلے کہ اس سے ہلاکت کا خطرہ ہو مثلاً مٹی کا تیل، سوڈا ملا ہوا پانی یا پھٹکری ملا پانی پی جانا، نیند آور گولیاں زیادہ مقدار میں کھالینا وغیرہ۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: خودکشی ایک سنگین گناہ)

(۳) جسم کی صحت اور اعضا کی درستی کی طرف کسی قسم کی توجہ نہ دیں تو بھی جسم آہستہ آہستہ کمزور ہوکر ہلاکت کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور تم پر تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے۔ (بخاری، مسلم، کتاب النکاح)

یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب انہوں نے تمام رات عبادت کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ جسم اور جسمانی اعضاء کو ان کی ضرورت کے مطابق انہیں آرام بھی پہنچانا چاہیے اور ان کو خوراک اور دوا بھی فراہم کرنا چاہیے تاکہ جسم صحیح طور پر کام کر سکے۔

✦ .... ✦ .... ✦

اس موضوع پر ہماری مزید کتب

- ☆ بچے کی صحت اور احتیاطی تدابیر
- ☆ بیمار کی نماز
- ☆ ہمارا دسترخوان
- ☆ وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے
- ☆ کھانے اور پینے کے آداب
- ☆ مشکوک اشیاء سے پرہیز
- ☆ عیادت ایک عبادت
- ☆ خودکشی ایک سنگین گناہ
- ☆ دم کرنا اور کرانا
- ☆ نظر لگنا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسلامی معاشرت"

کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہٰذا اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولا کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے مطابق اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخابِ زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب ...... اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ...... کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا ...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا۔

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کی بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہِ دنیا کے بجائے فلاحِ آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

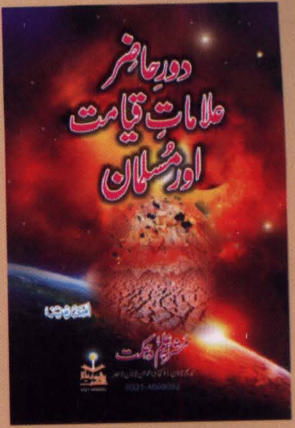

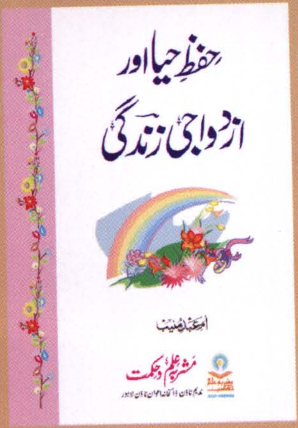

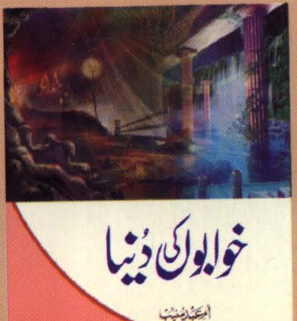

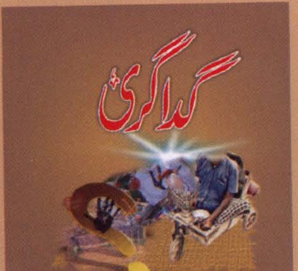

مشربۂ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092